بسم اللہ الرحمن الرحیم

حالتِ حمل میں بیوی سے پچھلے مقام میں جماع کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

زید کی بیوی پیٹ (حمل) سے ہے، زید کو ہمبستری کا زیادہ من ہوتا ہے، گناہ میں بتلا ہونے کا اندیشہ ہے، تو کیا زید اپنی بیوی کے ساتھ پیچھے کی جگہ سے صحبت کر سکتا ہے؟

جواب

بیوی کے پچھلے مقام میں صحبت کرنا ناجائز وگناہ اور حرام ہے، احادیث مبارکہ میں اس کے متعلق سخت وعیدیں آئی ہیں، حمل کے دوران بیوی سے اگلے مقام میں ہمبستری کرنا جائز ہے، اگر گناہ میں پڑنے کا اندیشہ ہے تو بیوی سے اگلے مقام میں ہمبستری کرلے یا پچھلے مقام کے علاوہ جسم کے کسی اور حصے مثلا ران وغیرہ پر شہوت کو پورا کرلے یا پھر بیوی سے کہے کہ وہ اپنے ہاتھوں سے اس کا انزال کروادے۔

سنن ترمذی میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”من أتى حائضا، أو امرأة في دبرها، أو كاهنا، فقد كفر بما أنزل على محمد“ ترجمہ: جو حائضہ عورت سے جماع کرے یا عورت کے پچھلے مقام میں جماع کرے یا کاہن کے پاس جائے، تو اس نے اس کا انکار کیا جو محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا گیا۔ (جامع ترمذی، صفحہ 66، رقم الحدیث 135، دار ابن کثیر، دمشق)

سنن ابی داوٗد کی حدیث پاک میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے فرمایا: "ملعون من أتى امرأته في دبرها" ترجمہ: وہ شخص ملعون ہے جو اپنی بیوی کے پچھلے مقام پر ہمبستری کرے۔ (سنن ابی داوٗد، صفحہ 344، حدیث 2162، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

بیوی کے پچھلے مقام میں ہمبستری کے متعلق الاختیار لتعلیل المختار میں ہے ”ولا يحل له الاستمتاع بها في الدبر“ ترجمہ: اور مرد کے لئے اپنی عورت کے پچھلے مقام میں جماع کرنا حلال نہیں۔ (الاختیار لتعلیل المختار، جلد 4، صفحہ 155، مطبوعہ: قاہرہ)

تنویر الابصار مع درمختار میں ہے ”ويمنع۔۔۔وطؤها (يكفر مستحله)۔۔۔وكذا مستحل وطء الدبر عند الجمهور“ ترجمہ: اور حائضہ عورت سے وطی ممنوع ہے، اور اس کو حلال جاننے والے کی تکفیر کی جائے گی، اور جمہور کے نزدیک یہی حکم عورت کے پچھلے مقام میں وطی کو حلال جاننے والے کا ہے۔ (تنویر الابصار مع درمختار، جلد 1، صفحہ 533، 542، مطبوعہ: کوئٹہ)

الاختیار لتعلیل المختار میں ہے ”(وینظر من زوجتہ۔۔۔إلی جمیع بدنھا) وکذا یحل لہ مسھا والاستمتاع بھا في الفرج وما دونہ“ ترجمہ: مرد اپنی بیوی کے پورے جسم کو دیکھ سکتا ہے، یونہی اس کے لئے بیوی کے بدن کو چھونا اور اس کی شرمگاہ و بقیہ تمام بدن سے لطف اندوز ہونا بھی حلال ہے۔ (الاختیار لتعلیل المختار، ج4، ص155، مطبوعہ قاہرہ)

فتاوی رضویہ میں ہے ”یجوز للرجل التمتع بعرسہ کیف ماشاء من رأسھا الی قدمھا الا ما نھی اللہ تعالٰی عنہ“ ترجمہ: مرد کے لئے جائز ہے کہ اپنی بیوی کے سر سے لے کر پاؤں تک جیسے چاہے لطف اندوز ہو سوائے اس کے جس سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔ (فتاوی رضویہ، ج12، ص268، 267، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

بیوی کا شوہر کو ہاتھ سے فارغ کرنا جائز ہے، چنانچہ امام قوام الدین محمد بن محمد الکاکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ”یجوز أن یستمني بید زوجتہ“ ترجمہ: شوہر کا اپنی بیوی کے ہاتھ سے منی خارج کروانا جائز ہے۔ (معراج الدرایۃ فی شرح الھدایۃ، کتاب الصوم، جلد2، صفحہ890، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد آصف عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-5402

تاریخ اجراء: 25 ربیع الاول 1448ھ/08 ستمبر 2026ء